روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹ ایڈیٹر: نسیم سیفی رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۷/۴۲ | بدھ ۔ ۱۶ ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ ۔ ۱۴ اخاء ۱۳۷۱ ہش ۔ ۱۴ اکتوبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۳۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تکبّر سے بچو

ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات تواضع سے سُننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے اس نے بھی تکبّر سے حصّہ لیا ہے۔ ایک غریب بھائی جو اس کے پاس بیٹھا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے اس نے بھی تکبّر سے حصّہ لیا ہے۔ ایک شخص جو دعا کرنے والے کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتا ہے۔ اس نے بھی تکبّر سے ایک حصّہ لیا ہے۔

(ارشاد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"گناہوں سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ خوفِ الٰہی دل میں پیدا ہو۔ بغیر اس کے انسان گناہوں سے بچ نہیں سکتا۔ اور خوف بغیر معرفت کے پیدا نہیں ہو سکتا۔ جب کسی کے سر پر ننگی تلوار لٹک رہی ہو اور اس کو یقین ہو کہ اگر فلاں کام میں کروں گا تو یہ تلوار میرے سر میں لگے گی پھر وہ کس طرح وہ کام کر سکتا ہے؟ اس کو یقین ہے کہ وہ تلوار اس کو دکھ دے گی۔ اس قسم کا یقین اگر خدا تعالیٰ پہ ہو اور اس کی عظمت اور اس کا جلال اس کے دل میں گھر کر جائے تو کسی طرح ممکن نہیں کہ وہ بدی کا ارتکاب کرے۔ خدا تعالیٰ کی یہ سُنّت نہیں کہ وہ انسان کی طرح کسی کو اپنا چہرہ دکھائے۔ بلکہ وہ زبردست نشانات کے ساتھ اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۵۳)

انصاف کرو ۔ یہ اللہ کا حکم ہے

(اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ اوّل)

(صاحب ایمان) اور نیک مرد وہی ہیں جو بیماری غریبی میں نافرمان نہیں ہوتے مقدمات میں سچائی کو ہاتھ سے نہیں دیتے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں متقی کرے۔ جس قدر مجلس میں بیٹھے ہیں خدا ان سے راضی ہو اور ناراض نہ ہو۔ تم بھی خدا تعالیٰ سے راضی ہو۔ اور وہ دستگیری کرے کبھی اس کا شکوہ نہ کرو۔ (اللہ تمہیں عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے) انصاف کرو۔ یہ اللہ کا حکم ہے دیکھو اگر تم کسی کو روپیہ دو اور وہ دھوکا کر دے کیا تم پسند کرتے ہو کہ کوئی تمہارے ساتھ دھوکا کرے تم کسی کو ملازم رکھو اور وہ سستی سے کام کرے تو کیا تم اسے پسند کرتے ہو۔ اگر نہیں پھر تم دوسروں کے ساتھ کیوں بدی کرتے ہو۔ میں نے دیکھا ہے۔ سردی کا موسم ہے۔ سرد ہوا چل رہی ہے۔ بوندا باندی ہو رہی ہے۔ ایک مزدور چوکیدار کہتا ہے۔ خبردار ہوشیار۔ وہ باہر پھرتا ہے۔ پھر کیسے افسوس اور تعجب کی بات ہے کہ وہ چند پیسوں کے لئے اتنا محتاط اور اپنے فرض کو ادا کرتا ہے اور ہم خدا کے بے انتہاء فضلوں کو لے کر (صبح کی عبادت) کے لئے نہ اٹھیں۔ پھر کوئی ہمیں گالی دے بہتان باندھے تو ناپسند کرتے ہیں پھر دوسروں پر کیوں بہتان باندھیں۔ دوسروں کے گھر کی فحش باتیں کیوں سنتے ہو۔ پھر تاکید ہے۔ ایتایٔ ذی القربیٰ بھائی ہے۔ بہن ہے چچا ہے۔ ماں باپ اور بیوی کے رشتہ دار (اور وہ فحشاء سے تمہیں روکتا ہے) جو بدیاں تمہاری ذات میں ہیں یا دوسروں پر اثر کرتی ہیں ان سے رکو۔ پھر بغاوت سے منع کیا۔ بادشاہوں اور حکام کی مخالفت نہ کرو۔ یہ باتیں کیوں سکھاتا ہے (تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو) ... اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق دے کہ تم متقی بنو۔

(از خطبہ فرمودہ ۲۶ مئی ۱۹۱۱ء)

عہد کو نباہنا ایک فرض ہے

فرمایا:۔ "(صاحب ایمان) کا قول اور عمل برابر ہونا چاہیئے (جو صاحب ایمان نہیں وہ) جو کہتا ہے ضروری نہیں کہ اُسے پورا بھی کرے ..... لیکن ..... (صاحب ایمان) جو وعدہ کرتا ہے اُسے سنجیدگی کے ساتھ سو فیصد پورا کرتا ہے"

"اگر کوئی شخص کسی قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ اپنے عہد کو نباہے خواہ کس قدر تکلیف ہی ہو۔ اور یقین رکھے کہ خدا تعالیٰ کے لئے موت قبول کر کے انسان موت کا شکار نہیں ہوتا بلکہ موت سے محفوظ ہو جاتا ہے"

حضورِ انور کے منصوبہ "کفالت یکصد یتامیٰ" کے بارے میں ضروری اعلان

امانت یکصد یتامیٰ

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے تین صد روپیہ ماہوار سے سات صد روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں۔ کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہِ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی
دارالضیافت ۔ ربوہ

برائے توجہ لجنات پاکستان

○ امتحانات "وظیفہ نصرت جہاں بیگم" اور "وظیفہ نواب مبارکہ بیگم" ۲۴ اکتوبر ۹۲ء صبح ۹ بجے دفتر لجنہ میں ہوں گے خواہ سالانہ اجتماع منعقد ہو یا نہ ہو۔

سیکرٹری تعلیم لجنہ پاکستان

اعلان گمشدگی رسید بکس

○ مجلس خدام الاحمدیہ ملتان چھاؤنی کی رسید بک نمبر ۴۶۱۸ اور مجلس ربوہ کی رسید بک نمبر ۶۰۰۳ گم ہو گئی ہیں۔ مطلع کیا جاتا ہے کہ کوئی چندہ ان رسید بکس پر وصول/ادا نہ کیا جائے۔ اگر یہ رسید بکس کسی کو مل جاویں تو دفتر خدام الاحمدیہ پاکستان ربوہ کو فوری اطلاع دیکر مشکور فرماویں۔

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ
پاکستان۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۴۔ اخاء ۱۳۷۱ ہش ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۹۲ء

اپنے قائمقام تیار کیجیے

یہ ہم سب جانتے ہیں کہ اس دنیا میں انسانی زندگی محدود ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہم زندہ ہی رہنا چاہتے ہیں۔ یعنی چاہتے ہیں کہ موت کبھی آئے ہی نہ۔ یہ بات اونچی زبان میں تو کہہ نہیں سکتے۔ کیونکہ لوگ ہم پر ہنسیں گے۔ لیکن دل ہی دل میں یہ خواہش جاگتی رہتی ہے۔ اسی لئے تو ہم موت سے ہمکنار نہیں ہونا چاہتے۔ انسان اپنی زندگی کا تسلسل چاہتا ہے۔ اور ہماری یہی خواہش دوسری دنیا کے وجود پر دلیل بھی بن جاتی ہے۔ دوسری دنیا میں زندگی ہمیشگی کی ہے۔ ابدالاباد تک۔ اور ابدالاباد کا کوئی کنارہ نہیں ہے۔ اس کے ختم ہونے کا کوئی وقت نہیں ہے۔

لیکن کیا اس دنیا میں زندگی کے تسلسل کی کوئی صورت ہو سکتی ہے یا نہیں۔ کیا یہاں ایسا کیا جا سکتا ہے کہ ہم زندہ ہی رہیں۔ اس سلسلہ میں دو باتیں قابلِ غور ہیں۔ ایک "ہم" سے کیا مراد ہے اور دوسرے "زندہ" رہنے کی کیا کیفیت ہو سکتی ہے اگر ہم ان دو باتوں پر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ "ہم" سے مراد جسمانی طور پر ہم نہیں۔ ہم دوسروں کے جسموں یا دوسروں کی زندگی میں بھی زندہ رہ سکتے ہیں۔ اور زندہ سے مراد ہماری اپنی جسمانی زندگی نہیں بلکہ ہمارے نام اور کام کے تسلسل سے ہماری زندگی عبارت ہو سکتی ہے۔

اس لئے بعض علاقوں میں کہتے ہیں کہ جس نے اپنے پیچھے اولاد چھوڑی۔ وہ مر کر بھی زندہ رہتا ہے۔ اور یہ بات تو ساری دنیا میں کہی جاتی ہے کہ جس کا نام باقی ہے وہ مرا نہیں بلکہ زندہ ہے۔ گویا یہ ہے وہ تسلسل جس کا حصول ممکن ہے۔ اور جس کے حصول کے لئے بھرپور کوشش کی جانی چاہیئے۔ ہمارے قائمقام پیدا ہو جائیں تو ہمارا کام بھی زندہ رہ سکتا ہے اور ہمارا نام بھی۔ اور یہی زندگی کا ممکن العمل تسلسل ہے۔ سب سے پہلے تو ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ہماری اولاد ہماری قائمقام ہو۔ اچھی ہو۔ نیک ہو۔ کام کرنے والی ہو۔ کام میں دوسروں سے آگے بڑھنے والی ہو۔ اور اس طرح ہماری قائمقام بن کر اپنی زندگی بھی بہتر بنائے اور ہمارا نام بھی زندہ رکھے۔ اور اولاد سے آگے بڑھ کر یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ چاہے کوئی اور ہی کیوں نہ ہو اگر ہم اسے اپنے قائمقام کے طور پر تیار کریں تو یہ بھی ہمارے تسلسل ہی کا باعث ہو گا۔ قائمقام تیار کرنا بہت ضروری ہے۔

آپ نے دینا ہے دنیا کو سبق
آپ کے ہیں سامنے چودہ طبق
روشنی، روشن ضمیری کی مثال
ہو کتابِ زندگی کا ہر ورق

ابو الاقبال

○

مجھ کو قریب کر مجھے دل میں بٹھا کے دیکھ
اور خود بھی میری آنکھ کے تل میں سما کے دیکھ

لے دور دور سے نہ مرے حال کی خبر
ہے دیکھنا مجھے تو مرے پاس آ کے دیکھ

لوٹ آیا تیرے در سے میں دستک دئے بغیر
صبر آزمایہ وسوسے میری انا کے دیکھ

اے چارہ ساز! ہو چکی ساری دوا تمام
اب ہاتھ اُٹھا کے معجزے دستِ دعا کے دیکھ

گذرا ہوں بے صدا ترے کوچہ سے بار بار
صبر و رضا کے حوصلے اپنے گدا کے دیکھ

ہے کس یزید کو طلب خونِ حسینؑ کی
اوراقِ سُرخ معرکۂ کربلا کے دیکھ

اے دعوے دارِ دیں! ذرا دیں کی پکار سُن
بخئے اُدھڑ گئے مرے بندِ قبا کے دیکھ

کس نے کہا کہ حُسن نہیں آشنائے درد
ناہیدؔ دل کا حال تو اُن کو سُنا کے دیکھ

عبد المنان ناہیدؔ

خدا کے حضور بچّے کو پیش کرنا ایک بہت ہی اہم واقعہ ہے

جن والدین نے اپنے بچے تحریک وقف نَو میں پیش کئے ہیں اُن کو مخاطب کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا:۔

"خدا کے حضور بچے کو پیش کرنا ایک بہت ہی اہم واقعہ ہے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے اور آپ یاد رکھیں کہ وہ لوگ جو خلوص اور پیار کے ساتھ قربانیاں دیا کرتے ہیں وہ اپنے پیار کی نسبت سے ان قربانیوں کو سجا کر پیش کیا کرتے ہیں۔ قربانیاں اور تحفے دراصل ایک ہی ذیل میں آتے ہیں۔ آپ بازار سے شاپنگ کرتے ہیں۔ عام چیز جو گھر کیلئے لیتے ہیں اسے باقاعدہ خوبصورت کاغذوں میں لپیٹ کر اس کے گرد لپیٹے جانے والے فیتوں سے سجا کر آپ کو پیش نہیں کیا جاتا۔ لیکن جب آپ یہ کہتے ہیں کہ یہ ہم نے تحفہ لینا ہے تو پھر دکاندار بڑے اہتمام سے اس کو سجا کر پیش کرتا ہے۔ پس قربانیاں تحفوں کا رنگ رکھتی ہیں۔ اور ان کے ساتھ سجاوٹ ضروری ہے۔ آپ نے دیکھا ہو گا بعض لوگ تو مینڈھوں اور بکروں کو بھی خوب سجاتے ہیں اور بعض تو ان کو زیور پہنا کر پھر قربان گاہوں کی طرف لے کر جاتے ہیں۔ پھولوں کے ہار پہناتے ہیں۔ اور کئی قسم کی سجاوٹیں کرتے ہیں۔"

(از خطبہ فرمودہ ۱۰ فروری ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ - الثانی

تقدیر کی بات

تقدیر عام کے ماتحت ہونے والے واقعات تقدیر خاص کے ماتحت بھی بدل جاتے ہیں۔ پس کبھی وہ پیشگوئی جو تقدیر عام کے ماتحت کی گئی تھی تقدیر خاص سے بھی ٹل سکتی ہے مثلاً ایک شخص کو بتایا جائے کہ اس کے گھر میں کوئی موت ہونے والی ہے۔ اور وہ خاص طور پر صدقہ اور دعا سے کام لے تو بالکل ممکن ہے کہ وہ موت ٹل جاوے۔ اس قسم کی پیشگوئی کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے کوئی شخص ایسی جگہ جارہا ہو جس کا حال اسے معلوم نہ ہو اور سخت تاریکی ہو کچھ نظر نہ آتا ہو۔ اور اس کے سامنے ایک گڑھا ہو جس میں اس کا گر جانا اگر وہ اپنے راستہ پر چلا جائے یقینی ہو اور ایک واقف شخص اسے دیکھ کر کہے کہ میاں کہاں جاتے ہو۔ گرو گے یا یہ فقرہ کہے کہ تمہاری موت آئی ہے اس پر وہ شخص گڑھے تک جاکر واپس آئے اور آکر اس شخص کو کہے کہ تم بڑے جھوٹے ہو میں تو نہیں گرا اور نہیں مرا وہ یہی کہے گا کہ اگر تم جاتے تو گرتے جب گئے نہیں تو گرتے کیوں اور دوسرے لوگ بھی ایسے شخص کو ملامت کریں گے کہ کیا اسے جھوٹ کہتے ہیں تو اپنی جان بچانے کے احسان کا بدلہ اس نامعقول طور پر دیتا ہے۔ یہ تو تقدیر عام کو تقدیر عام سے بدلنے کی مثال ہے۔ اور تقدیر خاص کی مثال یہ ہے کہ مثلاً وہ شخص جسے دوسرے آدمی نے کہا تھا کہ تو مرے گا یا گرے گا۔ وہ اس تنبیہ کرنے والے شخص کو کہے کہ مجھے کام ضروری ہے مہربانی فرما کر کوئی مدد ہو سکے تو کرو۔ اور وہ تنبیہ کرنے والا شخص کوئی بڑا تختہ لاکر گڑھے پر رکھ دے جس پر سے وہ گذر جائے کیا اس صورت میں بھی یہ ممکن ہے کہ اس شخص کو کوئی کہے تم نے جھوٹ بولا تھا۔ یہ شخص تو گڑھے سے سلامت گزر آیا۔ اس میں کیا شک ہے کہ اگر وہ شخص اطلاع نہ دیتا تو یہ اندھیرے کی وجہ سے گڑھے میں گر کر ہلاک ہو جاتا اور اگر وہ مدد نہ کرتا تو یہ گڑھے پر سے کبھی پار نہ ہو سکتا
اسی طرح کبھی اللہ تعالیٰ بھی خبر دیتا ہے کہ فلاں مصیبت فلاں شخص پر آنے والی ہے اور اسی سے غرض اس شخص یا اس کے رشتہ داروں کو متنبہ کرنا ہوتا ہے کہ ان کے موجودہ حالات کا نتیجہ اس طرح نکلنے والا ہے جب وہ ان حالات کو بدل دیتے ہیں یا حالات نہیں بدل سکتے تو خدا تعالیٰ سے عاجزانہ طور پر اس کی مدد چاہتے ہیں۔ تو پھر وہ مصیبت بھی ٹل جاتی ہے اور کوئی عقلمند انسان اس اطلاع کو جھوٹی نہیں کہہ سکتا۔ نہ خدا تعالیٰ پر جھوٹ کا الزام لگا سکتا ہے۔

دوسری پیش گوئی وہ ہوتی ہے۔ جس میں تقدیر خاص کی اطلاع کسی بندے کو دے دی جاتی ہے۔ مثلاً کوئی شخص ہے جس نے شرارت میں حد سے زیادہ ترقی کی ہے اور لوگ اس کے ظلموں سے تنگ آگئے ہیں اور خدا تعالیٰ چاہتا ہے اس کی شرارت کی سزا اسی دنیا میں اسے دے۔ اور ملائکہ کو حکم دیتا ہے کہ مثلاً اس کے مال و جان کو نقصان پہنچاؤ یا اس کی عزت تباہ کردو۔ اس حکم کی اطلاع کبھی وہ اپنے کسی بندے کو بھی دے دیتا ہے اس خبر کو سن کر وہ شریر آدمی جو اپنے دل کے کسی گوشہ میں ایک چنگاری خشیت الٰہی کی بھی رکھتا تھا جو گناہوں کی راکھ کے نیچے دبی پڑی تھی گھبرا کر اپنی حالت پر نظر ڈالتا ہے اور اس توجہ کے زمانے میں اس چنگاری کی گرمی کو محسوس کرتا ہے اور اسے راکھ کے ڈھیر کے نیچے سے نکال کر دیکھتا ہے وہ چنگاری راکھ سے باہر آکر زندہ ہو جاتی ہے اور روشنی اور گرمی میں ترقی کرنے لگ جاتی ہے اور اس شخص کے دل میں نئی کیفیتیں اور نئی امنگیں پیدا کرنے لگتی ہے اور وہ جو چند دن پہلے شریر اور مفسد تھا اپنے اندر محبت اور خشیت الٰہی کی گرمی محسوس کرنے لگتا ہے اور اپنے پچھلے افعال پر نادم ہو کر اپنے ربّ کی دہلیز پر اپنی جبیں (پیشانی) کو رکھ دیتا ہے اور ندامت کے آنسوؤں سے اس کو دھو دیتا ہے۔ کیا رحمان اور رحیم خدا اس کی اس حالت کو دیکھ کر اس کے اس حال پر رحم کھائے گا یا نہیں۔ کیا وہ اپنے پہلے فیصلہ کو۔ جو اس شخص کے پہلے حال کے مطابق اور ضروری تھا۔ اب نئے حال کے مطابق بدلے گا یا نہیں کیا وہ رحم سے کام لے کر اس کی سزا کے حکم کو منسوخ کرے گا یا کہہ دے گا کہ چونکہ میں اپنے فیصلہ سے اپنے ایک بندہ کو بھی اطلاع دے چکا ہوں اس لئے میں اب اس حکم کو نہیں بدلوں گا اور خواہ یہ شخص کس قدر بھی توبہ کرے گا اس کی حالت پر رحم نہیں کروں گا۔ کیا اگر وہ اپنے فیصلہ کو ظاہر نہ کرتا تو (دین حق) کی تعلیم کے ماتحت اس فیصلے کو بدل سکتا تھا یا نہیں بلکہ وہ اپنی سنت کے مطابق اس کو بدل دیتا یا نہیں۔ پھر جبکہ وہ باوجود ایک فیصلہ کر دینے کے، باوجود ملائکہ کو اس پر آگاہ کر دینے کے اپنے فیصلہ کو بدل سکتا تھا بلکہ بدل دیتا تو کیا وہ اب اس لئے رحم کرنا چھوڑ دے گا کہ اس نے اپنا فیصلہ ملائکہ کے علاوہ ایک انسان پر بھی ظاہر کر دیا ہے۔ اور اس کے ذریعے دوسرے انسانوں کو بھی اطلاع دے دی ہے اور کیا وہ اپنے فیصلہ کو بدل دے تو کوئی نادان کہہ سکتا ہے کہ اس نے (اللہ کی پناہ) جھوٹ بولا ہے۔ ایک ملازم کے قصور پر اگر کوئی آقا کہے کہ میں تجھے ماروں گا اور وہ ملازم سخت ندامت کا اظہار کرے اور توبہ کرے اور آئندہ کے لئے اصلاح کا وعدہ کرے اور وہ آقا اسے معاف کر دے اور نہ مارے تو کیا کوئی صحیح العقل انسان کہے گا کہ اس نے جھوٹ بولا ہے اور وعدہ خلافی کی ہے۔

ایک خاص نکتہ

یہ ایک خاص نکتہ ہے کہ اپنے نفس پر کبھی بدگمانی نہیں کرنی چاہئیے۔ اور جیسا کہ دوسرے پر بدگمانی کرنا بُرا ہے۔ ایسا ہی اپنے نفس کے متعلق بدگمانی کرنا بھی اچھا نہیں۔ بلکہ گناہ ہے۔ اللہ پر بھروسہ رکھتے ہوئے دل میں یہ سمجھنا چاہیئے کہ ہم شیطان کو اپنے اوپر غالب نہیں ہونے دیں گے۔ ناامید نہ ہونے اور اپنے نفس پر بدگمانی نہ کرنے اور عجب اور تکبر میں یہ فرق ہے کہ اول الذکر ہمیشہ آئندہ واقعات کے متعلق ہوتا ہے اور آخر الذکر ہمیشہ پہلے کاموں پر ہوتا ہے۔ خود پسند اور متکبر انسان بہت جلد کام کے وقت گھبرا جاتا ہے لیکن جب کام ہو جاوے تو بعد میں فخر کرتا ہے۔ خدا پر بھروسہ کرنے والا اپنے نفس پر بدظنی نہ کرنے والا انسان جب تک کوئی کام نہیں ہوتا اپنی امید کو باندھے رکھتا ہے اور جب وہ ہو جاتا ہے تو پھر اس کا تذکرہ بھی نہیں کرتا۔ (حضرت امام جماعت الثانی نے ۱۹۱۹ء میں اپنی ایک تقریر میں یہ ارشاد فرمایا)۔

شذرات

فلسطینیوں کی سٹرائک

فلسطینی وکیلوں نے کہا ہے کہ اسرائیل میں کہا جا سکتا ہے کہ سب فلسطینی جو اس وقت جیل میں ہیں انہوں نے بھوک ہڑتال کر رکھی ہے اب جبکہ ایک صحرائی قید خانہ کیمپ کے ۵۰۰۰ فلسطینیوں نے بھی دیگر فلسطینی قیدیوں کا حال دیکھتے ہوئے دس روزہ ہڑتال میں حصہ لینا شروع کر دیا ہے تو کہا جا سکتا ہے کہ اب کوئی فلسطینی ایسے نہیں ہیں جو جیل میں ہوں اور ہڑتال میں شامل نہ ہوں۔ کہتے ہیں کہ بارہ ہزار فلسطینیوں میں سے دس ہزار جو مغربی کنارہ اور غازہ پٹی سے تعلق رکھتے ہیں نے بھوک ہڑتال کر رکھی ہے۔

فلسطینیوں نے کہا کہ ان کے پانچ ہزار آدمی جو ایک صحرائی قید خانے میں محبوس ہیں نے بھی باقی قیدیوں کا ساتھ دینے کا فیصلہ کر لیا۔ اسرائیلی فوج نے اس سلسلے میں کہا ہے کہ صحرائی قید خانہ کیمپ کے جن پانچ ہزار افراد کا ذکر کیا جاتا ہے۔ انہوں نے صرف علامتی طور پر چوبیس گھنٹے کے لئے سٹرائک کی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس قسم کی سٹرائک پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ ایک دفعہ ۱۹۸۷ء میں بیس روزہ سٹرائک ہوئی تھی۔ جبکہ فلسطینیوں نے انتفاضہ کی وجہ سے اسرائیلیوں کے خلاف مزاحمت کا اظہار کیا تھا۔ سٹرائک کرنے والوں میں سے اکثریت ایسی ہے جو صرف نمکین پانی پیتی ہے البتہ بعض مریض قیدی تھوڑا سا دودھ بھی پیتے ہیں۔ اسرائیلیوں کا کہنا ہے کہ یہ ایک سیاسی مزاحمت ہے۔ تاکہ قیام امن کے اجلاسوں میں اسرائیلیوں پر دباؤ ڈالا جا سکے۔ ۲۳، اکتوبر کو واشنگٹن میں قیام امن کا اجلاس منعقد ہوگا۔ اسرائیل کے وزیر پولیس نے کہا ہے کہ ان باتوں کے باوجود اگر یہ لوگ اپنی سٹرائک ختم کر دیں تو ہم ان کے مطالبات پر غور کرنے کے لئے تیار ہیں۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات ، واقعات ، شخصیات ـــــــ نون سین

صدر کا خطاب ـــ ترکی میں

ترکی کے صنعتکاروں اور تاجروں سے خطاب کرتے ہوئے صدر غلام اسحٰق خان نے ان کی توجہ اس بات کی طرف دلائی کہ مسلم اقوام کو ایک ایسی سکیم بنانی چاہیئے جس سے ان کی اقتصادیات باہم دگر ہم آہنگ ہو سکے۔ اور وہ ایک اسلامی کامن مارکیٹ کی طرف بڑھ سکیں۔ تاکہ وہ اپنی ضروریات پوری کرنے میں کوئی دقت محسوس نہ کریں آپ نے کہا کہ مسلمانوں کی ایک سرمایہ منڈی ہونی چاہیئے اور اسی طرح ایک ریزرو فنڈ بھی تاکہ وہ مالی حفاظت فراہم کر سکے اور ادائیگیوں میں توازن پیدا ہو اور یہ سب کچھ اسلامی ضابطہ اقتصادیات کے مطابق ہونا چاہیئے۔

صدر غلام اسحٰق خان نے صنعتکاروں اور تاجروں کی اس طرف توجہ دلائی کہ پاکستان اور ترکی ایک دوسرے سے خاصا تعاون کر سکتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کی ترقی میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔ صدر غلام اسحٰق خان ایک استقبالیئے میں خطاب کر رہے تھے۔ استنبول کے گورنر نے آپ کے اعزاز میں ایک عشائیہ دیا۔ اس موقعہ پر صدر غلام اسحٰق خان نے استنبول کی خوبصورتی کی تعریف کی انہوں نے کہا کہ اس کا جغرافیائی مقام ایسا ہے کہ یہ دو براعظموں کے درمیان میں واقع ہے۔ جہاں تک اس کی تاریخ کا تعلق ہے یہ تین ہزار سالوں پر پھیلی ہوئی ہے۔ اور اس کی ثقافت خاصی اہم ہے۔ یہاں پر لوگوں کو صنعت اور تجارت کا جو تجربہ حاصل ہے اس کی وجہ سے اس کی اقتصادی حالت بہت بہتر ہے۔

آپ کی تقریر سے قبل گورنر موصوف نے اس بات پر زور دیا کہ ترکی اور پاکستان کی دوستی ہمیشہ بڑھتی رہنی چاہیئے۔ کیونکہ وہ حقیقی محبت کی بنیاد پر استوار ہے اور دونوں کی تاریخ بھی مشترک ہے اور ایمان عقیدہ اور ثقافت بھی۔

سعودی عرب / قطر

خلیج کی جنگ بھی ایک لحاظ سے عربوں کی ہی آپس میں جنگ تھی۔ کیونکہ عراق نے کویت پر قبضہ کر لیا تھا۔ اور کویت کو آزاد کرانے کے لئے عربوں نے اپنی طاقت مجتمع کر کے امریکہ کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے عراقی فوجوں کو کویت سے نکالا تھا۔ اس کے بعد سے اب تک عربوں کی سیاسی اور معاشی فضاء میں خاموشی تھی لیکن اندر ہی اندر سعودی عرب اور قطر کا سرحدوں کا تنازعہ چل رہا تھا چنانچہ گذشتہ روز قطر نے الزام لگایا کہ سعودی عرب نے اس کی ایک سرحدی چوکی پر حملہ کر کے اس کے دو محافظوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ چنانچہ اس کے بعد قطر اور سعودی عرب نے سرحد پر تھوڑا سا مزید جھگڑا پیدا کیا اور تین افراد مارے گئے کہا جاتا ہے کہ خلیج کی جنگ کے بعد سے اب تک یہ پہلا کھلم کھلا جھگڑا ہے جو عرب ریاستوں کے درمیان رونما ہوا ہے سعودی عرب نے قطر کے حکام کے اس بیان کو مسترد کر دیا تھا کہ قطر کی کسی سرحدی چوکی پر حملہ کر کے دو آدمی مار دئے گئے تھے۔ سعودی عرب کا کہنا ہے کہ یہ جھگڑا تمام تر سعودی عرب سرزمین پر رونما ہوا ہے اور زیادہ تر خانہ بدوشوں کے آپس میں جھگڑے کا نتیجہ ہے۔ دو قطر کے باشندے مارے گئے اور ایک سعودی عرب کا اور سعودی عرب کا ایک شخص زخمی بھی ہوا۔ اگرچہ سعودی عرب کے حکام نے اس تنازعے کو زیادہ اہمیت نہیں دی اور معذرت کا اعلان کر دیا ہے۔

لیکن اس میں کیا شک ہے کہ خلیج کے بعد یہ پہلا کھلم کھلا جھگڑا مزید تنازعات کا باعث بن سکتا ہے۔ سعودی عرب نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ اس تنازعے کی وجہ سے دونوں مسلمان ممالک میں کسی بدمزگی کے پیدا ہونے کا امکان نہیں ہے۔ سفارت کار کہتے ہیں کہ اس علاقے میں گذشتہ چند ماہ میں دیکھا گیا ہے کہ سعودی عرب بہت زیادہ مصروف نظر آتے ہیں یہاں پر فوجی تنصیبات بھی کی جا رہی ہیں اگر یہ بات درست ہے تو یقیناً مزید تنازعات کا خطرہ پیدا ہو سکتا ہے۔

اسلام آباد ائرپورٹ

گذشتہ روز اسلام آباد سے اطلاع ملی کہ ایئرپورٹ سیکورٹی فورس نے دو سعودی باشندوں کو اس لئے حراست میں لے لیا کہ ان کے متعلق یہ شبہ پیدا ہوا کہ وہ ایک سعودی ہوائی جہاز کو ہائی جیک کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ ان دو سعودی باشندوں کے علاوہ تین دیگر افراد کو بھی حراست میں لیا گیا۔ ان میں سے بھی ایک سعودی ہے۔ ایک یمنی اور ایک پاکستانی طالب علم۔ ہوائی اڈے کی سیکورٹی فورس نے بتایا ہے کہ ان میں سے ایک شخص خلیفہ البتاذی اسلام آباد ہوائی اڈے پر پہنچا وہ جدہ جانا چاہتا تھا اس کے ساتھ REFAIVAN OTI61 اور خلیفہ کے پاس ایک ٹیپ ریکارڈر تھا جس کے متعلق سیکورٹی والے چاہتے تھے کہ اسے ایکس رے مشین سے سکرین کیا جائے۔ لیکن اس نے ایسا کروانے سے انکار کر دیا جس کے نتیجہ میں یہ شک پیدا ہوا کہ اس ٹیپ ریکارڈر میں کوئی آتش گیر مادہ بھی ہو سکتا ہے۔ اس ٹیپ ریکارڈر کو کھولا گیا تو پتہ چلا کہ اس میں بیلین پستول تھا اور ۱۵۰، راؤنڈ ۲۲، بلٹ تھے جو اس میں چھپائے گئے تھے۔ جب اس کے سارے سامان کی دوبارہ مکمل طور پر تلاشی لی گئی تو اس کے پاس دو مزید بیلین پستول پائے گئے۔ ایک کلاشنکوف کے لئے سائلنسر بھی تھا یہ دو بیلین پستول بھی ایک اور ریڈیو میں چھپائے ہوئے تھے جو اس کے بیگ میں تھا۔ اس کے ساتھی کو بھی اسی الزام میں حراست میں لے لیا گیا۔ خلیفہ نے اس سے پہلے افغانستان میں افغانی مجاہدوں کے ساتھ جنگ لڑی اب وہ تیسری بار پاکستان آیا ہوا تھا۔ گذشتہ سال اسے ایک سال کا ویزا دیا گیا تھا جب اسے حراست میں لیا گیا تو اس نے اپنے ایک دوست کو بیت العرب جو سیکٹر ای ۱۰ میں واقع ہے۔ فون کیا کہ وہ اس کی مدد کرے۔

سعودی عرب / یمن

سعودی عرب اور یمن کے تعلقات اس وقت خراب ہو گئے تھے جب خلیج کی جنگ کے دوران سعودی عرب نے یمن پر الزام لگایا تھا۔ کہ وہ عراق کی طرفداری کر رہا ہے۔ ان دونوں ممالک کا دس سالہ پرانا سرحدی تنازعہ ہے جسے حل کرنے کی کوششیں کی جاتی رہی ہیں اور پھر سفارت کار اس سلسلے میں مصروف کار ہیں۔ یمن یہ چاہتا ہے کہ فیصلہ ہو جانے سے پہلے سعودی عرب اس بات کی توثیق کرے کہ یمن کو اس کا حصہ دیا جائے گا۔ تاکہ دونوں کے تعلقات بہتر ہو جائیں اور اس کے بعد سفارت کار اپنا اپنا کام جاری رکھیں وہ اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے ضمانت چاہتے ہیں اور ان کا خیال ہے ایسا کرنے سے دونوں ملکوں کے حقوق محفوظ رہیں گے اور جو فیصلہ بھی ہوگا اس پر آسانی سے عمل کیا جا سکے گا۔ ماہرین جن کا تعلق دونوں ممالک سے ہے گذشتہ روز آپس میں ملے اور انہوں نے اس سلسلے میں گفت و شنید کی۔ جن علاقوں کے متعلق گفت و شنید ہو رہی ہے۔ وہ نجران، عزان اور اثیر کے ہیں۔ دونوں ملکوں نے ۱۹۳۵ میں فیصلہ کیا تھا کہ یہ صوبے سعودی عرب کے ہیں لیکن اس معاہدے کی توثیق کرنے کے لئے یمن تیار نہیں ہے۔ اس سے پہلے اس کی توثیق ۱۹۷۴ء میں کی گئی تھی اور اب ستمبر میں یہ معاہدہ ختم ہو گیا ہے۔ اسی طرح ایک اور صحرائی علاقے کا بھی یمن کے ساتھ تنازعہ چل رہا ہے۔

پاکستان میں ماحولیات

گذشتہ روز وزیر ماحولیات انور سیف اللہ نے بتایا کہ اسلام آباد میں ۳۲ ایسے صنعتی کارخانے ہیں جو یہاں کے ماحول کو آلودہ کر رہے ہیں ممکن ہے اس تعداد سے زیادہ ہوں لیکن اب تک جن کا پتہ چلایا گیا ہے وہ بتیس ہیں ایک رکن پارلیمنٹ نے سوالوں کے وقفے میں پوچھا تھا کہ یہاں کا ماحول کس طرح آلودہ ہو رہا ہے تو وزیر موصوف نے بتایا کہ یہ صنعتی کارخانے ماحول کی خرابی کا باعث ہیں۔ ان میں چھ سٹیل کی فرنس ہیں اور ۲۶ یونٹ ماربل ٹائل بنانے والے۔ وزیر موصوف نے کہا کہ آج سے تھوڑا عرصہ ہی پہلے آلودگی معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا۔ اب ایک الگ سٹ اپ تشکیل دیا گیا ہے جو مرکزی انجینئرنگ لیبارٹری میں کیپٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے ماتحت کام کرتا ہے اور اس کو ایسی چیزیں فراہم کر دی گئی ہیں جو آلودگی کا پتہ چلا سکتی ہیں اس سے پہلے ڈائریکٹر جنرل ورلڈ کنزرویشن یونین ڈاکٹر موہٹن ہال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گیٹ نے کہا کہ نیشنل کنزرویشن سٹریٹیجی کا آغاز کرنے کی وجہ سے اور حکومت کی تنظیموں کو زیادہ بہتر طور پر تشکیل دینے کی وجہ سے ماحولیات پر خاصا اچھا اثر پڑا ہے۔ کہا جا سکتا ہے۔ کہ پاکستان بہتر ماحولیات کی طرف قدم اٹھا رہا ہے۔ وزیر موصوف نے ڈائریکٹر جنرل سے کہا کہ این سی ایف کی تشکیل کے علاوہ پاکستان میں ماحولیات کی حفاظت کی ایجنسی کو بھی خاصا مضبوط بنا دیا گیا ہے۔ آپ نے اس سلسلے میں کام کرنے والوں کی کارکردگی کو سراہا۔ ڈائریکٹر جنرل موصوف نے کہا کہ پاکستان ان ممالک میں صف اوّل میں ہے جنہوں نے وعدہ کرنے کے بعد یعنی ارتھ سمٹ میں وعدہ کرنے کے بعد مثبت اقدام کئے ہیں اور اس طرح یہاں ماحولیات کو بہتر بنایا ہے

شاہ فہد کمیشن

شاہ فہد نے بتایا ہے کہ انہوں نے موجودہ سیلاب کی وجہ سے پاکستان میں آنے والی تباہی کا اندازہ لگانے کے لئے ایک کمیشن مقرر کر دیا ہے۔ شاہ فہد نے صدر غلام اسحٰق خان کو اپنے فیصلے سے آگاہ کیا اور کہا کہ یہ کمیشن اندازہ لگائے گا کہ پاکستان کو موجودہ حالات میں کتنی امداد کی ضرورت ہے۔ سعودی بادشاہ نے کہا کہ یہ کمیشن جلد ہی پاکستان کا دورہ کرے گا۔ اور امدادی ضروریات کے متعلق گفت وشنید کر کے یہ اندازہ لگائے گا کہ سعودی عرب کو ان حالات میں پاکستان کی کتنی اور کس طرح مدد کرنی چاہیئے۔ شاہ فہد نے کہا کہ سب سے پہلے جو کام کرنے والا ہے وہ تباہ شدہ مکانات کی بحالی ہے اسی طرح سڑکیں اور پل بھی سب سے پہلے بن جانے چاہئیں۔

عراق کے اثاثے ضبط

اقوام متحدہ نے عراق پر ایک اور ضرب لگائی ہے اور وہ یہ کہ اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل نے عراق کے بیرونی ممالک میں تیل سے حاصل کردہ اثاثے ضبط کر لئے ہیں۔ مقصد یہ بیان کیا گیا ہے کہ کرد باغیوں کے لئے خورونوش اور دواؤں کی ضرورت ہے اور اسی طرح خلیج کی جنگ کے متاثرہ لوگوں کو معاوضے دینا مقصود ہیں۔ اس سلسلے میں جو قرارداد منظور کی گئی ہے وہ خاصی الجھی ہوئی اور طویل ہے۔ اس میں ساری سکیم بیان کی گئی ہے۔ اور اسکے حق میں ۱۴ ووٹ ملے خلاف کوئی نہیں تھا۔ چین نے ووٹ دینے سے اعتراض کیا۔ واشنگٹن نے یہ قدم اٹھانے کی طرف توجہ دلائی تھی اور اس کا کہنا ہے کہ اس طرح تقریباً ۵۰۰ ملین پونڈ حاصل ہو جائیں گے اس رقم کا اکثر حصہ امریکہ ہی کے بنکوں میں موجود ہے۔ بعض ماہرین کا خیال ہے کہ رقم اس سے خاصی کم ہے۔ اس لئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس قرارداد سے عراق کے کتنے اثاثے متاثر ہوں گے۔ عراقی تیل کی فروخت سے جو رقوم حاصل کی جاتی رہی ہیں اور جو ابھی تک بغداد بھیجی نہیں گئی تھیں۔ ان رقوم کا ضبط کرنا مقصود ہے۔ یہ سیکورٹی کونسل کی اقتصادی پابندیوں سے پہلے کی رقم ہے۔ کہا جاتا ہے کہ پابندیوں سے چار دن پہلے تک جو کچھ تیل کی آمد ہوئی تھی اسے اب ضبط کیا جا رہا ہے۔ عراق کا جو تیل اس وقت بیرونی ممالک کی پائپ لائنز میں ہے خاص طور پر ترکی اور سعودی عرب میں وہ بھی ضبط کیا جا رہا ہے۔ یہ قرارداد عراق کو بہت بری طرح متاثر کرے گی۔ اسکے علاوہ کردوں کی بھی حوصلہ افزائی ہو گی۔ اور ایک لحاظ سے وہ یہ بھی سمجھ سکتے ہیں کہ عراق سے الگ ان کا اپنا ایک خطّہ ہے۔ جہاں پوری مدد پہنچائی جا رہی ہے۔ عراق کے وزیر خارجہ محمد الصحاف جو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں شرکت کے لئے گئے تھے۔ وہ اس سلسلے میں سارا ہفتہ مختلف لوگوں سے ملتے رہے۔ انہوں نے اس قرارداد پر احتجاج بھی کیا ہے۔

یوروپین یونین

یوروپین یونین کی مضبوطی کے لئے ماسٹرخٹ معاہدے پر غور و فکر ہو رہا ہے۔ مارگریٹ تھیچر سابق وزیراعظم برطانیہ تو اس کے مالیاتی پروگرام سے اتفاق نہیں رکھتی تھیں لیکن جان میجر نے اس سے اتفاق کا اظہار کیا ہے اور اس کے نتیجہ میں ان کی پارلیمنٹ کے کئی افراد نے ان سے اختلاف کیا ہے۔ یہ سب ان کی اپنی پارٹی کے ممبر ہیں۔ اس طرح کہا جاتا ہے کہ جان میجر کی مشکلات بڑھ رہی ہیں اور اگر اختلاف اسی طرح جاری رہا اور وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا تو جان میجر کی وزارتِ عظمیٰ خطرے میں پڑ جائے گی ایک طرف یہ باتیں ہو رہی ہیں اور دوسری طرف ایک شخص۔ نجومی نے سولہویں صدی کے ایک دانشور موسٹراڈیمس کی ایک پیشگوئی ڈھونڈ نکالی ہے جو کہتے ہیں کہ جب کہا جائے گا کہ میگی ریٹائر ہو گئی ہے وہی وقت اس کی واپسی کا ہو گا۔ اس سے یہ سمجھا جا رہا ہے کہ یہ میگی مارگریٹ تھیچر ہے جنہیں ان کے اپنے ساتھیوں نے سازش کر کے وزارتِ عظمیٰ سے ہٹا دیا تھا استعفیٰ دینے پر مجبور کر دیا تھا اور اب حالات ایسے پیدا ہو گئے ہیں کہ وہ واپس آجائیں گی اور یہ سولہویں صدی کی پیشگوئی پوری ہو جائے گی۔ یہ بات برطانیہ کے سب سے زیادہ اشاعت رکھنے والے اخبار "دی سن" نے کہی ہے۔ جیسا کہ صاف ظاہر ہے یہ پیشگوئی جان میجر کے دل میں توہمات پیدا کر سکتی ہے اور انہیں اپنی وزارتِ عظمیٰ بچانے کے لئے اپنی پالیسی سے انحراف کرنے پر بھی مائل کر سکتی ہے۔

اسرائیل / شام چوٹی کانفرنس

فرانس کے وزیر خارجہ رولینڈ ڈوماس نے صدر حسنی مبارک اور دیگر مصری رہنماؤں سے گفت وشنید میں اس خیال کا اظہار کیا کہ مشرق وسطیٰ کی کانفرنسوں کو کامیاب بنانے کے لئے (قیام امن کے سلسلہ میں)، وہ چاہتے ہیں کہ اسرائیل اور شام چوٹی کانفرنس میں حصہ لیں۔ صدر حافظ الاسد پہلے ہی اس بات کو رد کر چکے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اسرائیل شام کے ساتھ الگ گفتگو کا شوشہ چھوڑ کر مشرق وسطیٰ میں قیام امن کی کوششوں کو سبوتاژ کرنا چاہتا ہے۔ جہاں تک جولان پہاڑیوں کا تعلق ہے۔ ان کے متعلق شام نے اپنے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ وہ ان کا صرف ایک حصہ امن کے بدلے نہیں لینا چاہتا۔ جولان کی پہاڑیوں کا کل رقبہ واپس ہونا چاہیئے۔ مصر نے بھی اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ اس وقت اسرائیل اور شام کی ملاقات کے لئے وقت مناسب نہیں ہے۔ یہ بات حسنی مبارک اور انکے وزیر خارجہ امر موسیٰ دونوں نے قاہرہ میں کہی۔ ڈوماس سے گفت و شنید کے بعد قاہرہ میں پوچھا گیا تھا کہ کیا انہوں نے شام کے صدر حافظ الاسد اور اسرائیلی وزیر اعظم یزک رابین کی آپس میں میٹنگ کا ذکر کیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے ہر بات جو کی ہے وہ اس ماحول میں کی ہے کہ اس وقت مشرقِ وسطیٰ میں قیام امن کی کوششیں جاری ہیں۔ اور انہی کے مختلف پہلوؤں پر غور ہو رہا ہے۔ اس سے پہلے اسرائیلی وزیر خارجہ نے بھی متعدد بار اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اسرائیل اور شام کی چوٹی کانفرنس ہونی چاہیئے تاکہ جو قیام امن میں مشکلات ہیں۔ ان کو دور کیا جا سکے۔ جیسا کہ قارئین جانتے ہیں موجودہ اسرائیلی حکومت نے عربوں کو بعض مراعات دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ غازہ پٹی اور غربی کنارہ میں بھی۔ اسی کا ایک حصہ یہ بھی ہے کہ شام کے ساتھ امن معاہدہ ہو جائے اور اس معاہدے کے نتیجہ میں جولان پہاڑیوں کا ایک حصہ واپس کر دیا جائے۔ حافظ الاسد نے کہا کہ وہ اس بات کو کبھی برداشت نہیں کر سکتے کہ کچھ حصہ اسرائیل کے پاس رہے اور اس کے باوجود دونوں کا امن معاہدہ ہو جائے۔ مصر کے نمائندوں نے کہا ہے کہ وہ شام کے مؤقف کی تائید کرتے ہیں۔ سفارت کاروں کا کہنا ہے کہ مصر ہی ایک ایسا عرب ملک ہے جس نے اسرائیل کے ساتھ امن معاہدہ کر رکھا ہے۔ اور اب جبکہ مصر مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے حصول کے لئے دوسروں کے ساتھ کوشاں ہے۔ شائد وہ یہ کوشش بھی کرے کہ شام اور اسرائیل آپس میں مل بیٹھ کر گفتگو کر سکیں۔ لیکن شام کے حکام نے یہ بات واضح کر دی ہے کہ ایسا کرنا کسی صورت بھی ممکن نہیں۔

بنگلہ دیشی علاقے بھارت کے پاس

گذشتہ اتوار کے روز ایک آزاد اخبار نے یہ خبر لگائی کہ راج شاہی کے ضلع میں جو بنگلہ دیش کا مغربی حصہ ہے بھارتی فوجوں نے ایک حصہ اپنے قبضے میں کر لیا ہے۔ آزاد انگریزی اخبار دی ڈیلی ٹیلیگراف نے اتوار کے شمارے میں کہا کہ ہندوستانی سرحدی محافظوں نے تقریباً ۳۰۰ ایکڑ بنگلہ دیش کی زمین جو پریم ٹلی کے سرحد کے قریب ہے اپنے قبضے میں کر لی ہے۔ بنگلہ دیش نے اپنے سرحدی محافظوں کا ایک دستہ اس علاقے میں بھیجا ہے تاکہ وہاں حفاظتی اقدامات کو مزید محفوظ کیا جا سکے۔ اس علاقے میں بھارتی فوجی بہت بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ کہتے ہیں کہ رات کے اندھیرے میں پانچ سو بھارتی ـــــ سرحدی محافظ جن کے پاس مارٹر اور بھاری اسلحہ مشین گنیں موجود تھیں نے فرہادپور، علی پور اور نیل مینارکار

باقی صـ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس میاں محبوب احمد نے کہا ہے کہ اگرچہ انگریزی زبان بہت اہم ہے اور اس کے بغیر سائنسی ترقی ناممکن ہے۔ لیکن ہمیں پھر بھی اپنی نجی اور قومی محفلوں میں اردو زبان استعمال کرنی چاہیئے۔ اگر ہم مکمل طور پر انگریزی میں بہہ گئے تو پھر اردو کا کوئی محافظ نہیں ہوگا۔ وہ گذشتہ روز انرویل کلب آف لاہور کے زیر اہتمام ایک اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے معاشرے کا رخ ڈھلان کی طرف جا رہا ہے۔ اسے روک کر اوپر کی طرف لانا ہوگا۔ جس کے لئے ضروری ہے کہ لوگوں میں حقوق اور فرائض کا ادراک پیدا کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اب شعور سے کام لینا چاہیئے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہنگامہ آرائی کا راستہ اپنا لیا جائے یہ تعمیری نہیں تخریبی کام ہے ویسے بھی چھوٹی چھوٹی باتوں پر ہنگامہ کرنا مناسب نہیں ہے۔ چیف جسٹس نے کہا کہ منشیات ہمارے ملک کا بڑا مسئلہ ہے اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ بچوں پر والدین اور اساتذہ توجہ نہیں دیتے ہیں۔ یہ زہر ہماری نسلوں میں منتقل ہو رہا ہے انہوں نے کہا کہ جہیز کی لعنت ہمارے معاشرے کا حصہ بن چکی ہے۔ جس پر لوگ اپنا گھر بار بیچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ یہ لعنت جلسے جلوسوں سے ختم نہیں ہوگی۔ اس کے لئے ہمیں عملی مثالیں قائم کرنی ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ صرف عدالتی کارروائی سے ہی انصاف فراہم نہیں کیا جا سکتا بلکہ ہر فرد کو دوسرے فرد سے انصاف کرنا ہوگا۔ میں کب تک از خود اختیار کے تحت نوٹس لیتا رہوں گا۔ آخر میں بھی تھک جاؤں گا۔ مسٹر جسٹس محبوب احمد نے کہا کہ جو خواتین سوشل سرگرمیوں میں زیادہ حصہ لیتی ہیں اور گھر پر توجہ نہیں دیتیں ان کی اولادوں کا حشر آپ کے سامنے ہے اگرچہ ہمارے معاشرے میں عورت سے غلط سلوک ہو رہا ہے۔ تاہم میری عورتوں سے گذارش ہے کہ وہ بھی لوگوں کو اعتراض کا موقع فراہم نہ کیا کریں۔ میں عورتوں کے گھروں میں بند ہونے کا حامی نہیں ہوں لیکن عورت کو غیر ضروری طور پر گھر سے باہر نہیں نکلنا چاہیئے اور خصوصاً تنہا باہر نہیں آنا چاہیئے ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ دیہات میں عورتوں کے اغوا اور آبرو ریزی کے جو واقعات ہوتے ہیں اگرچہ ان میں مرد ہی ملوث ہوتے ہیں تاہم زیادہ تر وارداتیں عورتوں کی مدد سے ہوتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج تمام تر آزادیوں اور سہولتوں کے باوجود حالت یہ ہے کہ شہروں میں ایک گھنٹے کے لئے بجلی بند ہو جائے تو انسان حیوان بن جاتے ہیں۔ ہمیں اپنی مشرقی روایات کی طرف لوٹنا ہوگا۔ مسٹر جسٹس محبوب احمد نے کہا کہ بعض اوقات "پبلک ٹرائل" سے کیس الجھ جاتا ہے اور اس میں کئی طرح کی الجھنیں آ جاتی ہیں۔ بہرحال حالات سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے اور سب کو اپنے طور پر اچھائی پر عمل پیرا ہونا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ عورتوں کے جج بننے پر کوئی پابندی نہیں اس وقت ۲ خواتین سول جج کی حیثیت سے کام کر رہی ہیں اس کے لئے مقابلے کا امتحان ہوتا ہے جن میں اہلیت ہو وہ یہ پاس کر کے جج بن سکتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے ہاں ایسے قوانین بنا دیئے جاتے ہیں جن پر عمل درآمد نہیں ہو سکتا ایسے قانون نہیں بنائے جانے چاہئیں جن کا اطلاق نہ ہو سکے۔ بعض برائیاں ایسی ہیں جن کا خاتمہ صرف سماجی طور پر ہی ہو سکتا ہے۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ میرے خیال میں "کزن میرج" میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اگر ایسی کوئی بات ہوتی تو اسلام اس کی اجازت نہ دیتا کیونکہ اسلام ایک سائنسی مذہب ہے۔ ہندو مذہب میں کزن میرج کی اجازت نہیں ہے۔ لیکن سب سے زیادہ معذور بچے ہندوستان میں پیدا ہوتے ہیں۔ (پاکستان ۷، اکتوبر ۱۹۹۲ء)

اعلان داخلہ

پنجاب یونیورسٹی نے بی فارمیسی فرسٹ پروفیشنل ۹۳-۱۹۹۲ء میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ امیدوار کا کم از کم انٹرمیڈیٹ (پری میڈیکل) پاس ہونا ضروری ہے۔ درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ ۲۱، اکتوبر ۱۹۹۲ء مقرر ہے۔

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ "جنگ" مورخہ ۸، اکتوبر صفحہ نمبر ۵ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

عبدالستار خان ـــ

دانتوں کا کیڑا

عموماً بڑے شہروں میں بعض دفعہ فٹ پاتھ وغیرہ پر بعض نیم حکیم بیٹھے ہوتے ہیں یا بعض اپنے کھوکھوں اور دوکانوں پر حکیم اور طبیب کا خوبصورت بورڈ آویزاں کر کے بیٹھے ہوتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ دانت کا کیڑا چند لمحوں میں نکال دیتے ہیں۔ جس سے دانت درد کو فوری آرام آ جاتا ہے۔ اگر کوئی بیچارہ مریض پھنس جائے تو بڑی پھرتی سے اور بے رحمی سے دانت نکال کر ایک کیڑا بھی دکھا دیتے ہیں کہ آپکے دانت کے نیچے یہ کیڑا تھا۔ جو اسے کھا رہا تھا۔ اور جسکی وجہ سے آپ تکلیف میں مبتلا تھے۔

یہ سب کچھ جعلی حکیم کے ہاتھ کی صفائی ہوتی ہے۔ دانت کے نیچے کوئی اس قسم کا کیڑا نہیں ہوتا۔ البتہ انتہائی باریک در باریک جرثومے ہوتے ہیں جو ظاہری آنکھ سے نظر بھی نہیں آ سکتے۔ اور انہیں دانت کا کیڑا کہا جاتا ہے۔

دانتوں میں لگنے والے اس کیڑے کو روکنے کے لئے ماہرین نے ایک ٹیکہ ایجاد کر لیا ہے۔ اس پر تجربات شروع ہو چکے ہیں۔ اور عین ممکن ہے کہ دانتوں کو محفوظ رکھا جا سکے۔

کیڑا دانتوں کو لگنے والی پیلاہٹ سے نکلتا ہے۔ مٹھاس کے بل بوتے پر پروان چڑھتا ہے۔ لمبے عرصہ سے ڈاکٹر اس کے علاج کے لئے کوشاں تھے۔ جو دوا ایجاد کی گئی اس کا پہلے جانوروں پر تجربہ کیا گیا۔ لیکن انسانوں پر کبھی آزمایا نہیں گیا۔ اس ٹیکہ میں مرض کے جراثیم داخل کر کے چیچک کے ٹیکہ کی طرح علاج کیا جاتا ہے۔ ڈر یہ تھا کہ یہ انسانوں کو نقصان نہ پہنچائے۔ اب جینیٹک انجنیروں کے ذریعہ محفوظ بنایا گیا ہے۔ اسے ساٹھ رضا کاروں پر آزمایا گیا۔ تو بہت مفید اور موثر ثابت ہوا۔ لیکن اس میں قباحت یہ تھی کہ اس میں سرطان کے خلیے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ لوگوں کو اس کی خبر ہوتی تو وہ اس سے گریز کرتے۔ بہرحال اب ایک متبادل تلاش کر لیا گیا ہے۔ اب دانتوں میں ایک جین کو تمباکو کے پودے میں داخل کر دیتے ہیں۔ اور پھر اس پودے سے دوا کے بنانے میں مدد لیتے ہیں۔ یہ طریقہ سستا ثابت ہوگا۔ اور لوگ پسند بھی کریں گے۔ یہ تجربہ جاری ہے۔ سبزیوں کے پودوں سے بھی تیار کیا جا سکے گا۔ یہ ٹیکہ کسی سرنج سے نہیں لگایا جائے گا۔ بلکہ تیل کی طرح دانتوں پر لگایا جائے گا۔ اور اسکے استعمال سے کیڑا نہیں لگے گا۔

آپ کا خط ملا

محترم چوہدری محمد ابراہیم صاحب ربوہ سے لکھتے ہیں:

آج کے الفضل میں مکرم کرنل بشارت احمد صاحب کا مضمون بعنوان "چند یادیں ۔ چھمب ۱۹۷۱ء" پڑھا۔ بہت متاثر ہوا۔ کرنل صاحب سے میری ذاتی واقفیت نہیں لیکن مجھے یاد پڑتا ہے کہ ایک دفعہ الفلاح لاہور میں مکرم کرنل دلدار احمد صاحب کے دفتر میں شاید ان سے سرسری ملاقات ہوئی تھی۔ فوج کے حوالہ سے احمدی افسران کی بہادری اور جرأت کی داستانیں تو زبان زدِ عام ہیں مگر کرنل صاحب کی یہ بات کہ "جس حالت میں میں اس وقت ہوں ایک بھنگی بھی مجھے مار سکتا ہے۔ میں تو خود موت کی دہلیز پار کرنے والا ہوں۔ ایک ہندوستانی فوجی افسر سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ پاکستانی کرنل کو اس حالت میں مارے"

ایک مسحور کن اندازِ تکلّم ہے ایک آدمی جو موت کی دہلیز پر ہے اس کا اپنے ہوش و حواس پر یوں پورا کنٹرول رکھنا بہت بڑی بات ہے۔ کرنل صاحب کو موت سے حیات ملنا۔ ہوا تو سب اللہ کے فضل سے مگر اس کا ذریعہ کرنل صاحب کے وہ الفاظ بنے جو میں نے اوپر درج کئے ہیں دوسری چیز جو اس واقعہ میں کرنل صاحب کی نمایاں نظر آتی ہے۔ اور جس نے دشمن کی آگ کو سلامتی اور ٹھنڈک میں بدل دیا وہ لب و لہجہ ہے انڈین ڈاکٹر کی جنم بھومی کی نشان دہی سے متعلق ہے۔ گویا چشم زدن میں کرنل صاحب نے پہاڑ کو سر کر لیا۔ پردیس میں۔ دشمن کی آغوش میں اور کسمپرسی کی حالت میں اگر کوئی صحت مند آدمی بھی کسی ڈاکٹر کی ہمدردیوں کو یوں تلاش کرنے نکلے تو کامیابی کے امکانات بہت کم ہیں۔ مگر کرنل صاحب نے اپنی ذہانت سے زخمی حالت میں اور موت کی کشمکش میں کارنامہ کر دکھایا۔ تیسری چیز جس سے میں بہت متاثر ہوا وہ ان کی ماں کی دعا اور اپنے خدا کی قدرت پر زندہ ایمان ہے۔

"مجھے میری ماں کی دعا ہے۔ یہاں اس وقت نہ میں نے مرنا ہے۔ نہ میری ٹانگ کٹے گی۔ میں نے ابھی کافی زندہ رہنا ہے"

کتنی بڑی بات ہے جو جان بلب حالت میں کہی جا رہی ہے۔ کرنل صاحب کو آپ کی وساطت سے مبارکباد اور دعا پہنچے کہ اللہ تعالیٰ ان کو مزید لمبی زندگی سے نوازے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

"اب تم کو چاہیئے کہ برائیوں سے بچنے کے واسطے خدا تعالیٰ سے دعا کرو تاکہ بچے رہو۔ جو شخص بہت دعا کرتا ہے اس کے واسطے آسمان سے توفیق نازل کی جاتی ہے کہ گناہ سے بچنے کے لئے کوئی نہ کوئی راہ اسے مل جاتی ہے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۵۹۲ میں منیر احمد بھٹی ولد اللہ دتہ صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ کاشتکاری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 34/A ۵.P خاص ضلع رحیم یارخان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷۔۶۔۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) ۳ ایکڑ زمین واقع چک نمبر 34/A ضلع رحیم یارخان مالیتی ۔/۳۵،۰۰۰ روپے (۲) ۶ مرلہ پلاٹ واقع لیاقت پور شہر مالیتی ۔/۱۵۰۰۰ روپے (۳) ۶ مرلہ پلاٹ واقع طاہر آباد ربوہ مالیتی ۔/۱۵۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۶۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ منیر احمد بھٹی چک 34/A ۵.P خاص ضلع رحیم یارخان۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد حسن چک نمبر 34/A ضلع رحیم یارخان۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ناصر احمد ورک وصیت نمبر ۲۴۶۲۲۔

مسل نمبر ۲۸۵۹۳ میں خالدہ پروین بنت منیر احمد بھٹی قوم بھٹی راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 34/A ۵.P خاص ضلع رحیم یارخان۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷۔۶۔۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ خالدہ پروین بنت منیر احمد بھٹی چک 34/A ۵.P خاص ضلع رحیم یارخان۔ گواہ شد نمبر ۱۔ طاہر منیر بھٹی وصیت نمبر ۲۶۴۴۴۔ گواہ شد نمبر ۲۔ منیر احمد بھٹی والد موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۵۹۴ میں حبیب احمد ولد نیاز علی قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چیانوالی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳۔۷۔۹۲ میں وصیت کرتا ہوں ہو میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان پختہ برقبہ تقریباً ۶ مرلہ واقع چیانوالی ضلع گوجرانوالہ مالیتی ۔/۵۰،۰۰۰ روپے۔ (۲) پلاٹ ۱۰ مرلہ واقع دارالفتوح ربوہ مالیتی ۔/۴۰۰۰۰ روپے۔ (۳) تین راس بھینسیں مالیتی تقریباً ۔/۲۵۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۱۲۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ حبیب احمد ولد نیاز علی چیانوالی ۵.P خاص ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ نعیم احمد منظور ۵/۱۷ دارالرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ فضل الٰہی بشیر وصیت نمبر ۶۹۷۸۔

مسل نمبر ۲۸۵۹۵ میں منظفر احمد ولد مسعود احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مسعود ہاؤس نمبر ۵۲ گلی نمبر ۶/۱۷ بلاک پیپلز کالونی گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵۔۲۔۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ سائیکل پیکو مالیتی ۔/۱۵۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۳۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ منظفر احمد مسعود ہاؤس نمبر ۵۲ گلی نمبر ۶/۱۷ بلاک پیپلز کالونی گوجرانوالہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ مسعود احمد عابد وصیت نمبر ۲۲۲۷۲۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد یٰسین ربانی مربی سلسلہ ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۲۸۵۹۶ میں نواب بی بی بیوہ حسن محمد صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گرمولہ درکاں ۵.P خاص ضلع گوجرانوالہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷۔۵۔۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) ترکہ خاوند ایک ایکڑ اراضی زمین مالیتی ۔/۴۰۰۰۰ روپے (۲) نقد رقم ۔/۳۰،۰۰۰ روپے۔ (۳) حق مہر وصول شدہ ۔/۲۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۔/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری

باقی ص۸ پر

بقیہ ص۵ سے آگے

NIL MINAR FCAR

گاؤں جو شہر سے چھبیس کلومیٹر کے فاصلے پر ہیں۔ ان پر قبضہ کر لیا۔ اس کے معاً بعد سینکڑوں بھارتی شہری یہاں پر پہنچ گئے۔ ان شہریوں نے پدما دریا کا خاصا زرخیز علاقہ جو اس وقت خشک ہے پر قبضہ کیا ہوا تھا انہوں نے بنگلہ دیشی شہریوں کو اس علاقے میں آنے سے روکنے کی کوشش کی۔ ہفتے کے روز دونوں ممالک کے کمپنی کمانڈروں کی ایک میٹنگ منعقد کی گئی تھی۔ لیکن یہ میٹنگ کسی فیصلہ پر نہ پہنچ سکی۔ بھارتیوں نے اس علاقہ کو خالی کرنے سے انکار کر دیا اور وجہ یہ پیش کی کہ یہ علاقہ دراصل بھارت ہی کا علاقہ ہے۔ تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ وہاں ایسا لگتا ہے کہ بھارت اپنے قبضے کو مضبوط تر بنانے کے لئے خندقیں بھی کھود رہا ہے اور نئے مکانوں کے لئے شیڈ بھی تیار کر رہا ہے۔ اخبار نے مقامی لوگوں کی گواہیاں بھی پیش کی ہیں جن میں یہ بتایا گیا ہے کہ بھارتیوں نے تشدد کے ذریعے ان کا علاقہ چھینا ہے۔ اس موقعہ پر کچھ لوگ ہلاک بھی ہوئے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ: ۱۳ اکتوبر۔ گرمی کم ہو رہی ہے۔ اور سردی بڑھ رہی ہے۔

○ سندھ میں چار ڈویژنوں کی انتظامیہ نے ۱۹۹۳ء کے وسط تک فوج واپس نہ بھیجنے کی سفارش کر دی ہے۔

○ ایم کیو ایم کے الطاف حسین نے الزام لگایا ہے کہ ایم کیو ایم کے دس ہزار کارکن غائب ہیں ان کو کسی عدالت میں پیش نہیں کیا گیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ہمارے ساتھ وہی سلوک کیا جا رہا ہے۔ جو ضیاء الحق نے پیپلز پارٹی کے ساتھ کیا تھا۔ ماضی میں ہمارے ساتھ مل کر کام کرنے والے سیاسی رہنما خاموش بیٹھے ہیں۔

○ خان عبدالولی خان نے کہا ہے کہ اصل افغان جہاد اب شروع ہوا ہے کیونکہ اب مُلّا اور بنیاد پرست آپس میں لڑ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہرات، قندھار، جلال آباد اور مزار شریف میں الگ الگ حکومتیں قائم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جنرل ضیاء نے قسم اٹھا کر کہا تھا کہ ہم افغانستان میں مداخلت نہیں کر رہے لیکن آئی ایس آئی نے بتایا کہ ہماری فوج افغانستان کے اندر لڑتی رہی۔

○ کیوبا کے صدر فیڈل کاسترو نے کہا ہے کہ اکتوبر ۱۹۶۲ء میں کیوبا کے بحران پر ایٹمی جنگ چھڑ جاتی تو ۵۰ کروڑ افراد منٹوں میں لقمہ اجل بن جاتے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے خروشیف کو امریکہ پر ایٹمی حملہ کرنے کا جو مشورہ دیا تھا اس پر میں شرمندہ ہوں یہ بات بھارتی اخبار پائنیر میں شائع شدہ ایک برطانوی مصنف کے مضمون میں کہی گئی ہے۔

○ بھارتی وزیر اعظم مسٹر نرسیما راؤ نے کہا ہے کہ ملک میں مڈ ٹرم انتخابات کا کوئی امکان نہیں۔

○ سابق سوویت یونین کے سابق صدر مسٹر گورباچوف نے کہا ہے کہ روس میں آمریت کو رد کرنے کے لئے نئی سپریم کونسل کا قیام لازمی ہے۔ انہوں نے کہا کہ نئی ٹیم اور نئے تصورات ہی روس کو مزید ٹکڑے ہونے سے بچا سکتے ہیں۔

○ صدر بش ان کے حریف بل کلنٹن اور ایک تیسرے امیدوار جان پیرو ٹیلی ویژن پر آمنے سامنے آئے اگرچہ کسی امیدوار کا تاثر زیادہ واضح نہیں ہوا۔ تاہم بل کلنٹن کو اب بھی اپنے حریفوں پر برتری حاصل ہے۔

○ جماعت اسلامی آزاد کشمیر نے جمہوری محاذ کے ساتھ مل کر جنگ بندی لائن عبور کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے تردید کی ہے کہ انہوں نے ۳۰ اکتوبر کو حکومت کے خاتمے کی پیشن گوئی نہیں کی۔

○ روس کے سابق وزیر خارجہ مسٹر ایڈورڈ شیورناڈزے جارجیا کے صدر منتخب ہو گئے ہیں۔

○ ذمہ دار ذرائع نے بتایا ہے کہ ایک سال میں ۲۰ ہزار بھارتی پاکستان آکر روپوش ہو گئے۔

○ پاکستان سٹیل مل کراچی میں بوائلر پھٹ جانے سے تین ملازمین زخمی ہو گئے۔ خیال ہے کہ اس سے کروڑوں کا نقصان ہوا ہے۔

○ اے این پی کے صوبائی وزیر فرید طوفان نے چیف انجینئر کی طرف سے تقرریاں کرنے پر اپنی وزارت سے استعفےٰ دے دیا۔

○ وزیر دفاع نے بتایا ہے کہ سیاچین سیکٹر میں بھارتی فوج کی جانب سے ہفتے میں دو ایک بار فائرنگ معمول بن چکی ہے۔

○ اخبارات کی شائع شدہ خبروں کے مطابق ملک بھر میں گذشتہ ۳۰ دن میں ۴۴ خواتین کے ساتھ زیادتی کی گئی جن میں سے چار کو ہلاک کر دیا گیا۔

بقیہ صفحہ ۷ سے آگے

یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ نواب بی بی بیوہ حق محمد بمقام گرمولہ ورکاں ۵۔P خاص ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد حسین بھٹی پسر موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ مشتاق احمد بھٹی پسر موصیہ۔

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک۔ ربوہ
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
۴½ بجے تا ۸½ بجے شام

وائپر کیمیکل کمپنی کی معیاری مصنوعات

اپنے پیارے گھر اور ماحول کو مضر صحت جراثیموں اور کیڑے مکوڑوں سے پاک کرنے کے لئے نیز اپنے فرنیچر اور لکڑی کی چھتوں اور دروازوں کو دیمک اور دوسرے کیڑوں سے بچانے کے لئے وائپر کی فخریہ مصنوعات استعمال کریں۔ اللہ نے چاہا تو ہم اپنی مصنوعات کے اعلیٰ ظرف خریداروں کی توقع پر پورا اتریں گے۔

وائپر کی معیاری مصنوعات

○ وائپر فینائل
○ وائپر آئل سپرے
○ وائپر انسکٹ کلر پوڈر
○ وائپر اینٹی ٹرمائیٹ

مندرجہ بالا مصنوعات کے علاوہ وائپر کیمیکل کمپنی نے بفضل تعالیٰ جدید تحقیق کے بعد کپڑے دھونے والا صابن "بہائی سوپ" بنایا ہے جو کہ معیار میں اعلیٰ ...... مقدار میں پورا

کرے ایک وقت میں تین کام

دھوئے بھی —— چمکائے بھی —— کپڑوں کو مہکائے بھی

"بہائی سوپ"

وائپر کیمیکل کمپنی رجسٹرڈ پاکستان (فیصل آباد)

جدید ہومیوپیتھی

کیوریٹو سسٹم (CURATIVE SYSTEM) ہومیوپیتھی کی جدید ترین (MODERN) صورت ہے۔ محض چھوٹی طاقت (۳۰ پوٹینسی یا اس سے کم) کے چند مرکبات تو یورپ اور ایشیا کی کئی کمپنیاں پیش کرتی ہیں لیکن ٹنکچر (Q) سے لے کر ۶، ۳۰، ۲۰۰، ۱۰۰۰، دس ہزار اور لاکھ طاقتوں (POTENCIES) میں ۵۰۰ مکمل اور مختصر کورسز میں عام استعمال کی انسانی، حیوانی اور پولٹری ادویات کا ایک نظام صرف ہم پیش کرتے ہیں۔ پرانی، ضدی، بار بار حملہ کرنے والی اور پیچیدہ امراض کے مکمل کورسز، رہنما لٹریچر کے ساتھ ایسا آسان طریقہ علاج مہیا کرتے ہیں کہ ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کے ساتھ ساتھ بڑی تعداد میں ایلوپیتھ ڈاکٹر اور یونانی طبیب بھی ان سے بھرپور استفادہ کر رہے ہیں۔ عام پڑھے لکھے لوگ بھی استفادہ کر سکتے ہیں —— مفصل لٹریچر ہر شہر کے کیوریٹو سٹاکسٹوں سے مفت یا ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر بذریعہ ڈاک طلب کریں۔

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ
فون ۶۰۶، ۶۰۷، ۷۷۱